

شہادت

<?xml encoding="UTF-8?">

شہادت کا معنی خدا کی راہ میں قتل ہونا ہے،

احادیث میں شہادت کو سب سے اعلیٰ نیکی اور بہترین موت قرار دیا گیا ہے قرآنی آیات اور احادیث میں شہادت کے لئے بعض آثار ذکر ہوئی ہیں جیسے زندہ رہنا، شفاعت کا حق حاصل ہونا اور گناہوں کی مغفرت کرنا۔ فقہاء کی نظر کے مطابق شہید کے لئے غسل اور کفن نہیں دیا جاتا ہے اور اس کے بدن کو چھونے پر غسل مس میت بھی واجب نہیں ہوتا ہے۔ البتہ یہ جنگی شہدا کے ساتھ خاص ہے۔ جس میں دیگر شہدا یا جو شہید کی منزلت میں ہیں کو شامل نہیں ہیں۔ بعض روایات کے مطابق تمام شیعہ ائمہ شہید ہوئے ہیں۔ البتہ شیعہ مشہور عالم دین شیخ مفید نے بعض ائمہ کی شہادت میں تردید کی ہے۔

تعریف

شہادت اللہ کی راہ میں مارے جانے کو کہا جاتا ہے اور جو اللہ کی راہ میں قتل ہوتا ہے اسے شہید کہا جاتا ہے۔ [1] فقہ میں شہید اس مسلمان کو کہا جاتا ہے جو جنگ کے میدان میں کافروں کے ہاتھوں قتل ہوتا ہے۔ [2] تفسیر نمونہ میں شہادت کے لئے دو معنی؛ عام اور خاص ذکر کیا ہے۔ خاص معنی وہی فقہی معنی ہے اور عام معنی یہ ہے کہ انسان اللہ کی راہ میں اپنی ذمہ داریاں نبھاتے ہوئے مارا جائے یا مرجائے۔ اسی لئے وہ طالب علم جو طلب علم کی راہ میں دینا سے چلا جائے، یا کوئی بیماری کے بستر پر جان دیدے جبکہ اللہ، رسولؐ اور اہل بیتؑ کی معرفت رکھتا تھا، حملہ آوروں کے مقابلے میں اپنے مال کا دفاع کرتے ہوئے مارا جائے وغیرہ کو بھی روایات میں شہید جانا گیا ہے۔ [3]

وجہ تسمیہ

قال اللہ تعالیٰ:

﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ﴾

ترجمہ: اور جو لوگ راہ خدا میں قتل ہو جاتے ہیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں ان کی زندگی کا شعور نہیں ہے

سورہ آل عمران: 169۔

شہادت عربی زبان میں حضور اور مشاہدہ کے معنی میں ہے۔ [4] اس اعتبار سے شہادت نام رکھنے کی کچھ وجوہات ذکر ہوئی ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں:

- رحمت الہی کے فرشتے اس کی فداکاری اور جانبازی کے گواہ ہیں۔
- خدا اور فرشتے اس کے بہشت میں داخل ہونے کی گواہی دیں گے۔
- اور وہ اپنے پروردگار کے نزدیک زندہ اور حی ہے۔
- وہ ایسی چیزوں کو مشاہدہ کرتا ہے جو دوسرے نہیں دیکھ سکتے ہیں۔ [5]

• قیامت کے دن شہید دوسروں کے اعمال پر شاہد ہے۔[6]

شہادت کی فضیلت

شہادت کی فضیلت اور اہمیت کے بارے میں بہت ساری روایات نقل ہوئی ہیں۔ جیسا کہ شہادت کو سب سے اعلیٰ نیکی[7] اور شرافت مندانہ موت[8] قرار دیا گیا ہے جبکہ بعض موت کو اجر و ثواب میں شہادت سے تشبیہ دی گئی ہیں۔[9] اسی طرح ائمہ معصومینؑ سے ماثور دعاؤں میں[10] پیغمبر اکرمؐ کے پرچم تلے شہادت[11] اور بدترین لوگوں کے ہاتھوں مارے جانے[12] کی درخواست کی گئی ہے۔

قرآن مجید میں شہادت کو «قَتْلٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ» (اللہ کی راہ میں مارا جانا) سے تعبیر کیا ہے۔[13] فقہی کتابوں کے باب طہارت میں شہید اور شہادت پر بحث ہوتی ہے۔[14] شہادت کے آثار

آیات اور روایات میں شہادت کے لئے کچھ آثار ذکر ہوئی ہیں جن میں سے بعض درج ذیل ہیں:

• زندہ رہنا: قرآنی آیات کی روشنی میں، جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جاتے ہیں وہ مرتے نہیں ہیں بلکہ وہ زندہ ہیں[15] اور اپنے پروردگار کے ہاں سے رزق پاتے ہیں۔[16]

• شفاعت کا حق۔ شہید قیامت کے دن انبیاء اور علماء کے ساتھ شفاعت کریں گے۔[17]

• گناہوں کی مغفرت۔[18] امام باقرؑ سے منقول ایک روایت میں منقول ہے کہ جب شہید کے بدن سے خون کا پہلا قطرہ جاری ہوتا ہے، اس کے حق الناس کے علاوہ باقی تمام گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔[19] شہید پر باقی حق الناس کے بارے میں بھی کہا گیا ہے کہ اگر اس کے ادا کرنے میں کوتاہی نہیں کی ہے تو اللہ اس حق کو جبران کرتا ہے اور حق والا اس سے راضی ہو جاتا ہے۔[20]

• بہشت میں داخلہ[21]۔ قیامت کے دن جو سب سے پہلے بہشت میں داخل ہو گا وہ شہید ہے۔[22]

میدان جنگ کے شہید

فقہا نے میدان جنگ کے شہدا کے لئے بعض احکام ذکر کئے ہیں:

• غسل میت۔ شیعہ فقہا کے مطابق میدان جنگ کے شہید کے لئے غسل میت کی ضرورت نہیں ہے؛[23] لیکن جو جنگ میں زخمی ہو جائے اور جنگ ختم ہونے بعد وفات پائے تو اس کو غسل دینا ہوگا۔[24]

• کفن؛ شیعہ فقہا کے مطابق میدان جنگ کے شہید کے لئے کفن نہیں دیا جاتا ہے[25] اور اسی جنگی کپڑوں میں دفنایا جاتا ہے؛[26] لیکن اگر بدن پر کپڑے نہ ہوں تو اس کو کفن دینا ضروری ہے۔[27]

• شہید کے بدن کو مس کرنا؛ شہید کے بدن کو چھونے سے غسل مس میت واجب نہیں ہوتا ہے۔[28]

• حنوط: حنوط (میت کے سجدہ کے ساتوں اعضا پر کافور ملنا) شہید کے لئے واجب نہیں ہے؛ کیونکہ حنوط کفن کرنے کے بعد کیا جاتا ہے جبکہ شہید کے لئے کفن نہیں دیا جاتا ہے۔[29]

مندرجہ بالا احکام میں وہ لوگ شامل ہیں جو معصوم یا ان کے نائب خاص کی اجازت سے جنگ میں گئے ہیں۔[30] نیز اکثر فقہا کے فتوے کے مطابق ان احکام میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو امام زمانہؑ کی غیبت کے دوران، امام کے نائب عام یعنی فقیہ جامع الشرائط کی اذن سے یا اذن کے بغیر دشمن کے حملوں کا دفاع کرتے ہوئے مارے گئے ہوں۔[31] ان کے مقابلے میں شہید ثانی کا کہنا ہے کہ یہ لوگ اگرچہ شہید ہیں لیکن میدان جنگ کے شہدا کے احکام ان پر جاری نہیں ہوتے ہیں۔[32]

شیعہ ائمہ کی شہادت

بعض شیعہ علما کا عقیدہ یہ ہے کہ شیعہ ائمہ سب شہید ہوئے ہیں[33] اور ان کی دلیل «وَاللَّهُ مَا مِثْلًا إِلَّا

مَقْتُولُ شَهِيد» جیسی روایات ہیں، جن کی بنا پر تمام ائمہ شہید ہوتے ہیں۔[34] اس نظر کے برخلاف شیخ مفید اپنی کتاب «تصحیح اعتقادات الامامیہ» میں امام علیؑ، امام حسنؑ، امام حسینؑ، امام موسیٰ کاظمؑ اور امام رضاؑ کی شہادت کو مانتے ہیں اور باقی ائمہ کی شہادت میں تردید کی ہے۔[35]

مونوگراف

شہادت کے بارے میں مختلف زبانوں میں کتابیں لکھی گئی ہیں:

- کتاب شہدائے عصر پیامبرؐ تالیف ابوالفضل بنابی کاشی
- شُہداءُ الفُضیلة: تالیف علامہ امینی جس میں 130 شہید عالموں کے حالات زندگی بیان ہوئی ہے۔
- کتاب شہدائے صدر اسلام و شہدائے واقعہ کربلا تالیف سید علی اکبر قرشی۔[36]

حوالہ جات

1. محمود عبدالرحمان، معجم المصطلحات و الالفاظ الفقہیہ، ج ۲، ص ۳۲۶.
2. محمود عبدالرحمان، معجم المصطلحات و الالفاظ الفقہیہ، ج ۲، ص ۳۲۶.
3. مکارم شیرازی، تفسیر نمونہ، ۱۳۷۹ش، ج ۲۱، ص ۲۰۷-۲۰۸.
4. قرشی، قاموس قرآن، ۱۴۱۲ق، ج ۴، ص ۷۴.
5. طریحی، مجمع البحرین، ۱۴۱۶ق، ج ۳، ص ۸۱.
6. قرشی، قاموس قرآن، ۱۴۱۲ق، ج ۴، ص ۷۷.
7. ابن حیون مغربی، دعائم الاسلام، ۱۳۸۵ق، ج ۱، ص ۳۴۳.
8. صدوق، من لایحضر الفقہ، ۱۴۰۳ق، ج ۴، ص ۴۰۲، ح ۵۸۶۸.
9. ملاحظہ کریں: شیخ انصاری، کتاب الطہارہ، ۱۴۱۵ق، ج ۲، ص ۲۰۲.
10. علامہ مجلسی، بحار الانوار، ۱۴۰۲ق، ج ۹۵، ص ۳۶۸؛ ج ۹۱، ص ۲۳۹؛ ج ۹۲، ص ۳۳۲.
11. علامہ مجلسی، بحار الانوار، ۱۴۰۲ق، ج ۹۲، ص ۳۷۶.
12. علامہ مجلسی، بحار الانوار، ۱۴۰۴ق، ج ۹۴، ص ۲۶۱.
13. قرشی، قاموس قرآن، ۱۴۱۲ق، ج ۴، ص ۷۶.
14. ملاحظہ کریں: علامہ حلی، تحریر الاحکام، ۱۴۲۰ق، ج ۱، ص ۳۳۱.
15. سورہ بقرہ، آیہ ۱۵۴.
16. سورہ آل عمران، آیہ ۱۶۹.
17. حمیری، قرب الاسناد، مکتبۃ نینوا، ج ۱، ص ۳۱.
18. سورہ آل عمران، آیہ ۱۵۷.
19. شیخ صدوق، من لایحضرہ الفقہ، ۱۴۱۳ق، ج ۳، ص ۱۸۳.
20. شیخ طوسی، تہذیب الاحکام، ۱۳۶۵ش، ج ۶، ص ۱۸۸، ح ۳۹۵ و ص ۱۹۱، ح ۲۱۱؛ کلینی، الکافی، ۱۴۰۷ق، ج ۵، ص ۹۹.
21. سورہ توبہ، آیہ ۱۱۱.

22. علامه مجلسی، بحار الانوار، ۱۴۰۴ق، ج ۱، ص ۱۴۴.
 23. شیخ انصاری، کتاب الطهارة، ۱۴۱۵ق، ج ۲، ص ۳۹۹.
 24. علامه حلی، نهاية الاحکام، ۱۴۱۹ق، ج ۲، ص ۲۳۵.
 25. شیخ انصاری، کتاب الطهارة، ۱۴۱۵ق، ج ۲، ص ۳۹۹.
 26. شیخ انصاری، کتاب الطهارة، ۱۴۱۵ق، ج ۲، ص ۴۰۶.
 27. شیخ انصاری، کتاب الطهارة، ۱۴۱۵ق، ج ۲، ص ۴۰۶-۴۰۷.
 28. نجفی، جواهر الکلام، ۱۳۶۲ش، ج ۵، ص ۳۰۷.
 29. خوئی، التنقیح، مؤسسه احیاء آثار الامام الخوئی، ج ۹، ص ۱۸۲.
 30. شهید ثانی، مسالک الافهام، ج ۱، ص ۸۲.
 31. ملاحظه کریں: کاشف الغطاء، النور الساطع، ۱۳۸۱ق، ج ۱، ص ۵۴۵.
 32. شهید ثانی، مسالک الافهام، ج ۱، ص ۸۲.
 33. ملاحظه کریں: صدوق، الخصال، ۱۳۶۲ش، ج ۲، ص ۵۲۸؛ طبرسی، اعلام الوری، ۱۴۱۷ق، ج ۲، ص ۱۳۲-۱۳۱؛ ابن شهر آشوب، مناقب آل ابی طالب، ۱۳۷۹ق، ج ۲، ص ۲۰۹.
 34. ابن شهر آشوب، مناقب آل ابی طالب، ۱۳۷۹ق، ج ۲، ص ۲۰۹؛ طبرسی، اعلام الوری، ۱۴۱۷ق، ج ۲، ص ۱۳۲-۱۳۱.
 35. مفید، تصحیح اعتقاد الامامیه، ۱۴۱۴ق، ص ۱۳۲ و ۱۳۱.
 36. «نگاهی به کتاب «شهادت صدر اسلام و شهادت کربلا»»، خبرگزاری ایسنا.
- مآخذ
- ۰ آقابابایی، احسان و مهدی ژیان پور، «گلزار شهدا به مثابه مکان-خاطره»، در مطالعات ملی، شماره ۶۷، پاییز ۱۳۹۵ هجری شمسی.
- ۰ ابن حیون مغربی، نعمان بن محمد، دعائم الاسلام، تصحیح آصف فیضی، قم، مؤسسة آل البيت عليهم السلام، ۱۳۸۵ هـ.
- ۰ ابن شهر آشوب، محمد بن علی، مناقب آل ابی طالب (ع)، قم، علامه، ۱۳۷۹ هـ.
- ۰ «بزرگداشت اولین سالگرد شهید امنیت «حامد ضابط» برگزار می شود»، خبرگزاری فارس، تاریخ درج مطلب: ۲ شهریور ۱۴۰۰ش، تاریخ بازدید: ۳۱ شهریور ۱۴۰۰ هجری شمسی.
- ۰ «تحلیلی برتدفین پیکرهای طیبه شهادت گمنام درنقاط خاص کشور»، پایگاه کمیته جستجوی مفقودین ستاد کل نیروهای مسلح، تاریخ بازدید: ۳۱ شهریور ۱۴۰۰ هجری شمسی.
- ۰ «پیکر دو تن از شهدای امنیت استان تهران چهارشنبه تشییع می شود»، خبرگزاری دانشجویان ایران (ایسنا)، تاریخ درج مطلب: ۲۸ آبان ۱۳۹۸ش، تاریخ بازدید: ۳۱ شهریور ۱۴۰۰ هجری شمسی.
- ۰ «پیکر شهید امنیت در دہدشت تشییع شد»، خبرگزاری فارس، تاریخ درج مطلب: ۷ مهر ۱۳۹۹ش، تاریخ بازدید: ۳۱ شهریور ۱۴۰۰ هجری شمسی.
- ۰ حمیری، عبدالله بن جعفر، قرب الاسناد، تهران، نینوا، بی تا.
- ۰ ربیعی، علی و امیرحسین تمنایی، «تحلیل گفتمانی وصیت نامه شهادت جنگ تحمیلی»، در مطالعات جامع شناختی، شماره ۴۴، بهار و تابستان ۱۳۹۳ هجری شمسی.

- 0 «روایت مشاور فرمانده سپاه کربلای مازندران از خان طومان»، خبرگزاری دانشجویان ایران (ایرنا)، تاریخ درج مطلب: ۲۰ اردیبهشت ۱۳۹۵ش، تاریخ بازدید: ۳۱ شهریور ۱۴۰۰هجری شمسی.
- 0 «شهدای سلامت از امتیازات افراد «در حکم شهید» برخوردار می‌شوند»، خبرگزاری جمهوری اسلامی، تاریخ درج مطلب: ۱۲ مرداد ۱۳۹۹ش، تاریخ بازدید: ۳۱ شهریور ۱۴۰۰هجری شمسی.
- 0 شهید ثانی، مسالک الافهام الی تنقیح شرائع الاسلام، مؤسسة المعارف الاسلامیة، بی‌تا.
- 0 شیخ انصاری، مرتضی، کتاب الطهارة، قم، کنگره جهانی بزرگداشت شیخ اعظم انصاری، ۱۴۱۵هـ.
- 0 صدوق، محمد بن علی بن بابویه، الخصال، تصحیح و تحقیق علی اکبر غفاری، قم، جامعه مدرسین حوزه علمیه قم، چاپ اول، ۱۳۶۲هجری شمسی.
- 0 صدوق، محمد بن علی، من لایحضره الفقیه، تصحیح علی‌اکبر غفاری، قم، دفتر انتشارات اسلامی وابسته به جامعه مدرسین حوزه علمیه قم، ۱۴۱۳هـ.
- 0 طبرسی، فضل بن حسن، اعلام الوری باعلام الهدی، قم، مؤسسه آل‌البیت، ۱۴۱۷هـ.
- 0 طریحی، فخرالدین بن محمد، مجمع البحرین، تحقیق احمد حسینی اشکوری، تهران، کتابفروشی مرتضوی، چاپ سوم، ۱۴۱۶هـ.
- 0 علامه حلی، حسن بن یوسف، تحریر الشرعیه علی مذهب الامامیه، تصحیح ابراهیم بهادری، قم، مؤسسه امام صادق(ع)، ۱۴۲۰هـ.
- 0 علامه حلی، حسن بن یوسف، نه‌ایة الاحکام فی معرفة الاحکام، قم، مؤسسه آل‌البیت، ۱۴۱۹هـ.
- 0 مجلسی، محمدباقر، بحار الانوار الجامعة لدرر اخبار الائمة الاطهار، تحقیق محمدباقر محمودی و عبدالزبرا علوی، بیروت، دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۴هـ.
- 0 «فلسفه یادبود شهدا در دانشگاه‌ها»، پایگاه کمیته جستجوی مفقودین ستاد کل نیروهای مسلح، تاریخ بازدید: ۳۱ شهریور ۱۴۰۰هجری شمسی.
- 0 قرشی، سید علی‌اکبر، قاموس قرآن، تهران، دار الکتب الاسلامیه، چاپ ششم، ۱۴۱۲هـ.
- 0 کاشف‌الغطاء، علی بن محمد رضا، النور الساطع فی الفقه النافع، نجف، مطبعة الآداب، ۱۳۸۱هـ.
- 0 محمودی، مریم و حسن قربانی، «بررسی صبغه عرفانی مناجات‌های شهدای دفاع مقدس»، در ادبیات پایداری، شماره ۱۵، پاییز و زمستان ۱۳۹۵هجری شمسی.
- 0 «مفهوم گمنامی»، پایگاه کمیته جستجوی مفقودین ستاد کل نیروهای مسلح، تاریخ بازدید: ۳۱ شهریور ۱۴۰۰هجری شمسی.
- 0 مفید، محمد بن محمد، تصحیح اعتقاد الامامیه، تحقیق و تصحیح حسین درگاهی، قم، کنگره شیخ مفید، چاپ دوم، ۱۴۱۴هـ.
- 0 مکارم شیرازی، ناصر، تفسیر نمونه، تهران، دارالکتب الاسلامیه، ۱۳۷۴هجری شمسی.
- 0 خویی، سید ابوالقاسم، التنقیح فی شرح العروة الوثقی، قم، مؤسسه احیاء آثار الامام الخویی، بی‌تا